۱۴۸

اعلانات نکاح برموقع جلسہ سالانہ

(فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء)

۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء جلسہ سالانہ کے افتتاح سے قبل حضرت خلیفة المسیح الثانی نے سید میر محمود احمد صاحب کا نکاح صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ کے ساتھ اور صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کا نکاح صاحبزادی امتہ الوحید بیگم صاحبہ کے ساتھ پڑھا۔ اس موقع پر مزید پانچ نکاحوں کا اعلان بھی فرمایا :

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

افتتاحی کلمات اور دعا سے پہلے میں چند نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ عام طریق کے مطابق تو نکاح ۲۹ دسمبر کو ہوا کرتے ہیں مگر ان نکاحوں میں کچھ مستثنیات ہیں ایک تو یہ کہ ایک نکاح میری اپنی لڑکی امتہ المتین کا ہے جو سید میر محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحٰق صاحب سے قرار پایا ہے۔ دوسرے عزیزم چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کی لڑکی عزیزہ امتہ الحیٔ کا نکاح ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور سے قرار پایا ہے تیسرے امتہ الوحید بیگم بنت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح عزیزم مرزا خورشید احمد صاحب ابن مرزا عزیز احمد صاحب سے قرار پایا ہے۔ چوتھے امتہ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کا نکاح خواجہ سرفراز احمد صاحب ابن خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ سے قرار پایا ہے پانچویں یہ نکاح بھی خصوصیت رکھتا ہے کیونکہ ایک پاکستانی لڑکی ایک انڈونیشین واقف زندگی کے ساتھ بیاہی جانے والی ہے یعنی امتہ النصیر بیگم بنت مولوی محمد تقی صاحب کا نکاح صالح شبیبی صاحب ابن سلیمان شبیبی انڈونیشیا سے قرار پایا

ہے۔ صالح شیبی ایک مخلص انڈونیشین نوجوان ہیں اور عربی النسل ہیں۔ وہ انڈونیشین بھی ہیں اور عرب بھی ہیں۔ یہاں ربوہ میں عرصہ تک پڑھتے رہے ہیں۔ اب وہ دلی میں اپنی انڈونیشین ایمبیسی میں ملازم ہیں اور زندگی بھی انہوں نے وقف کی ہوئی ہے۔ چھٹا نکاح سیدہ ناصرہ خاتون بنت ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب کا میجر انور احمد صاحب سے قرار پایا ہے۔ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب ایک نہایت ہی پرانے احمدی خاندان میں سے ہیں ان کے والد سید فضل شاہ صاحب حضرت صاحب کے نہایت ہی مکرم صحابی تھے اور عام طور پر حضرت صاحب کی خدمت کیا کرتے تھے اور اکثر قادیان میں آتے جاتے تھے۔ سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر جو بعد میں شاید ایس ڈی او ہو گئے تھے ان کے بھائی تھے۔ ان میں بھی بڑا اخلاص تھا اور وہ بھی حضرت صاحب کو بہت پیارے تھے اور وہ بھی اپنے اخلاص کی وجہ سے اپنے بھائی کو کہا کرتے تھے کہ کام کچھ نہ کرو، قادیان جا کے بیٹھے رہو حضرت صاحب سے ملاقات کیا کرو، مجھے کچھ ڈائریاں بھیج دیا کرو، کچھ دعاؤں کے لئے کہتے رہا کرو، اخراجات میں بھیجا کروں گا چنانچہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتے رہتے تھے محض اسی وجہ سے کہ وہ قادیان میں حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی جس کے شروع میں الرحمٰن[1] آتا ہے اور جو خاص ایک رکوع کے برابر ہے وہ ایسی حالت میں نازل ہوئی جب کہ حضرت صاحب کو درد گردہ کی شکایت تھی اور وہ آپ کو دبا رہے تھے۔ گویا ان کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی کہ ان کی موجودگی میں دباتے ہوئے حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئی اور وحی بھی اس طرز کی تھی کہ کلام بعض دفعہ اونچی آواز سے آپ کی زبان پر بھی جاری ہو جاتا تھا۔

مجھے یاد ہے ہم چھوٹے بچے ہوتے تھے کہ ہم بے احتیاطی سے اس کمرہ میں چلے گئے جس میں حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے آپ نے اوپر چادر ڈالی ہوئی تھی اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم آپ کو دبا رہے تھے ان کو محسوس ہوتا تھا کہ وحی ہو رہی ہے انہوں نے اشارہ کر کے مجھے کہا یہاں سے چلے جاؤ چنانچہ ہم باہر آگئے بعد میں پتا لگا کہ بڑی لمبی وحی تھی جو نازل ہوئی تھی۔

ساتواں نکاح طاہرہ زکیہ صاحبہ بنت میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کا ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد سے قرار پایا ہے۔ آٹھواں نکاح مسعود احمد صاحب ابن چوہدری نذیر احمد صاحب کا عطیہ صاحبہ بنت چوہدری شکراللہ خاں صاحب سے قرار پایا ہے۔

اب میں ایک ایک کر کے ان نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں

امتہ المتین مریم صدیقہ سے میری لڑکی ہے ان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سید محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم سے قرار پایا ہے۔ محمود احمد اس وقت لندن میں بی اے میں پڑھ رہے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے خیریت رکھی تو ارادہ ہے کہ اگلے سال مئی میں وہ واپس آجائیں۔ میں اپنے تینوں بچوں کو محمود احمد کو جو داماد ہے اور داؤد احمد کو جو داماد ہے اور طاہر احمد کو جو ام طاہر مرحومہ کا لڑکا ہے وہاں چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ تعلیم پائیں اور آئندہ سلسلہ کی خدمت کریں۔ ان کو تاکید ہے کہ انگریزی میں لیاقت حاصل کریں ممکن ہے ان میں سے کوئی ایم اے کر سکے تو پھر وہ یہاں کالج میں پروفیسر ہو سکتا ہے نہیں تو اگر انگریزی تعلیم اچھی طرح حاصل ہو جائے تو چونکہ یہ تینوں مولوی فاضل ہیں اور عربی تعلیم بھی ان کی نہایت اعلیٰ ہے اگر انگریزی تعلیم بھی اعلیٰ ہو گئی تو قرآن شریف کا ترجمہ اور حضرت صاحب کی کتابوں کا ترجمہ انگریزی میں کر کے وہ سلسلہ کی اشاعت میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز بھی اس بات کا محتاج ہے کہ اس کا کوئی اچھا اور لائق ایڈیٹر ہو۔ اس غرض کے لئے میں اپنے بچوں کو وہاں چھوڑ آیا ہوں گو اس بیماری اور کمزوری میں اتنے اخراجات برداشت کرنا کہ تین بیٹے وہاں پڑھیں (دو داماد اور ایک بیٹا) مشکل ہے مگر میں نے سمجھا کہ جماعت کی مشکل میری مشکل سے بڑی ہے۔ بہرحال ہمیں آئندہ کے لئے کام کرنے والے تیار کرنے چاہئیں۔ ریویو آف ریلیجنز میں پہلے مولوی محمد علی صاحب آئے، ہم کتنا بھی ان سے اختلاف رکھتے ہوں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے وقت میں نوہ قربانی کر کے آئے تھے۔ اس زمانہ میں ایم اے کی بڑی قدر ہوتی تھی وہ اسلامیہ کالج میں پروفیسر بھی تھے، وکیل بھی تھے اور ایم اے بھی تھے۔ جو بھی تنخواہ انہوں نے اس وقت لی وہ اس سے کم تھی جو وہ کما سکتے تھے یعنی سو روپے ان کو ملتے تھے اور انگریزی اچھی لکھتے تھے۔ کچھ مدت تک انہوں نے ریویو کو چلایا پھر جب وہ لاہور چلے گئے تو مولوی شیر علی صاحب نے یہ خدمت سرانجام دی پھر جب یہ ریویو ادھر ربوہ میں آگیا تو صوفی مطیع الرحمٰن صاحب نے اس کو سنبھالا جو امریکہ میں لمبے عرصے تک رہے تھے مگر اچانک ان کی وفات ہو گئی اس سے پھر وہ جگہ خالی ہو گئی ہے۔ اب چوہدری مظفرالدین صاحب وہ کام کر رہے ہیں۔ مگر بہر حال ان کی تعلیم ایسی اعلیٰ نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آئندہ ریویو کس پایہ پر چھپتا ہے۔ عزیزم چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ اس کو امریکہ منتقل کر دیا

جائے تو وہاں اچھے پیمانہ پر چھپے گا۔ بات تو بڑی معقول تھی مگر میرا دل نہیں چاہتا کہ جس رسالہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کرنا شروع کیا تھا اس کو ہم دوسرے علاقہ میں منتقل کر دیں۔ جہاں تک ہو سکے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ یہیں اچھے آدمی پیدا ہو جائیں اور وہ اس رسالہ کو جاری رکھیں۔ چاہے اس کا دوسرا ایڈیشن وہاں بھی چھپ جائے۔ امریکہ کے بعض اخبار ایسے ہیں جن کا ایک ایڈیشن کینیڈا میں نکلتا ہے اور ایک انگلینڈ میں نکلتا ہے اب ریڈرز ڈائجسٹ READER'S DIGEST کا ایک ایڈیشن پاکستان میں بھی نکلنا شروع ہوا ہے۔ تو بے شک اس کے دو ایڈیشن کر دیئے جائیں ایک امریکہ سے چھپے اور ایک پاکستان سے چھپے۔ مگر میرا دل چاہتا ہے کہ یہ ہمارے قریب سے چھپے تاکہ ہمارے دلوں کو یہ تسلی رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو امانت ہمارے سپرد کی تھی اس کو ہم نے سنبھالا ہوا ہے۔

یہ نکاح جو امتہ المتین کا سید محمود احمد صاحب سے قرار پایا ہے چونکہ سید محمود احمد صاحب انگلینڈ میں ہیں اور وہ عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب کے سالے ہیں اس لئے ان کی طرف سے ان کو ایجاب و قبول کا اختیار ملا ہے۔ اپنی لڑکی کی طرف سے میں قبولیت کا اعلان کرتا ہوں کہ امتہ المتین جو میری لڑکی ہے اس کو اپنا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سید محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم سے منظور ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب آپ فرمائیں کہ سید محمود احمد صاحب کی طرف سے ان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر میری لڑکی امتہ المتین سے منظور ہے۔

انہوں نے منظوری کا اعلان کیا

اس کے بعد حضور نے باقی سات نکاحوں کا اعلان فرمایا

مرزا خورشید احمد صاحب ابن مکرم مرزا عزیز احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

یہ لڑکا بھی ہمارے خاندان میں سے وقف ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اپنے اس بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلائیں چنانچہ ان کا یہ لڑکا ایم اے میں پڑھ رہا ہے ابھی پاس تو نہیں ہوا۔ مگر انگریزی میں ایم اے کا امتحان دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ انگریزی میں بڑا لائق ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ بعد میں یہ کالج میں پروفیسر کے طور پر کام کرے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے فرمایا

اب سب احباب دعا کریں (اس کے بعد میں کچھ کلمات کہہ کے اور دعا کر کے جلسہ کا

افتتاح کروں گا) کہ اللہ تعالیٰ ان سارے نکاحوں کو بابرکت کرے دینی طور پر بھی اور دنیوی طور پر بھی اور آئندہ سلسلہ کی طاقت اور قوت کی بنیاد ان نکاحوں کے ذریعہ سے پیدا ہو۔

(ان کلمات کے بعد حضور نے احباب سمیت لمبی دعا فرمائی۔)

(الفضل ۴۔ فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۳،۴)

۱؎ تذکرہ صفحہ ۳۴۵۔ ایڈیشن چہارم